9476-اذان کی ابتدا کب ہوئی ؟

سوال

میں نے سنا ہے کہ نماز کے لیے اسلامی اذان ابراہیم علیہ السلام کے دور سے ہی معروف چلی آرہی ہے ، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے :

.{اور آپ لوگوں میں حج کا اعلان کردیں}. کیا یہ بات صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

بعض لوگوں نے واقعی ایسی بات کی ہے ،
بلکہ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کے زمین پر آنے کے وقت سے ہی
انبیاء علیہم السلام کے ہاں اذان معروف تھی ، اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ابراہیم
علیہ السلام کے ہاں یہ اس وقت معروف ہوئی جب اللہ تعالی نے انہیں حکم دیا :

.{اور آپ لوگوں میں حج کا اعلان
کردیں، وہ تیرے پاس پیدل اور ہر سواری پر آئینگے}.الحج (26).

لیکن یہ کلام عجیب بلکہ صحیح نہیں ،
بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ :

اذان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے دور میں مدینہ شریف میں مشروع ہوئی نہ کہ مکہ میں ، اور نہ ہی معراج کے موقع پر
جیسا کہ بعض ضعیف احادیث میں پایا جاتا ہے .

ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اذان کی ابتدا کے سلسلے میں سب سے
زیادہ عجیب وہ ہے جسے ابوالشیخ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
کیا ہے کہ :

"اذان ابراہیم علیہ السلام کی اذان
"اور آپ لوگوں میں حج کا اعلان کردیں" سے لی گئی ، وہ کہتے ہیں کہ چنانچہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کہی"

اس سند میں مجھول راوی پایا جاتا ہے.

دیکھیں : فتح الباری لابن حجر (2/ 280).

صحیح احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اذان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مدینہ شریف میں مشروع ہوئی، ذیل میں چند ایک صحیح احادیث پیش کی جاتی ہیں :

نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی کہا کرتے تھے : جب مسلمان مدینہ آئے تو وہ نماز کے لیے جمع ہوا کرتے تھے، اور نماز کے لیے اذان نہیں ہوتی تھی، چنانچہ اس سلسلہ میں ایک روز انہوں نے بات چیت کی تو کچھ لوگ کہنے لگے عیسائیوں کی طرح ناقوس بنا لیا جائے، اور بعض کہنے لگے : یہودیوں کے سینگ کی طرح کا بگل بنا لیا جائے.

چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : تم کسی شخص کو کیوں نہیں مقرر کرتے کہ وہ نماز کے لیے منادی کرے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بلال اٹھ کر نماز کے لیے منادی کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (569).

اور ابن عمیر بن انس اپنے ایک انصاری چچا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ درپیش آیا کہ لوگوں کو نماز کے لیے کیسے جمع کیا جائے ؟ کسی نے کہا کہ نماز کا وقت ہونے پر جھنڈا نصب کر دیا جائے جب وہ اسے دیکھیں گے تو ایک دوسرے کو بتا دینگے، لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ طریقہ پسند نہ آیا.

راوی بیان کرتے ہیں کہ بگل کا ذکر ہوا، زیاد کہتے ہیں کہ یہودیوں والا بگل چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی پسند نہ آیا، اور فرمایا یہ تو یہودیوں کا طریقہ ہے، راوی کہتے ہیں چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ کے سامنے ناقوس کا ذکر ہوا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ تو عیسائیوں کا طریقہ ہے.

چنانچہ عبداللہ بن زید بن عبد ربہ
وہاں سے نکلے تو انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی معاملہ کی فکر کھائے
جا رہی تھی اور وہ اسی سوچ میں غرق تھے، چنانچہ انہیں خواب میں اذان دکھائی گئی،
راوی کہتے ہیں جب وہ صبح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہیں اپنی
خواب بیان کرتے ہوئے کہنے لگے :

میں اپنی نیند اور بیداری کی درمیان
والی حالت میں تھا کہ ایک شخص آیا اور مجھے اذان سکھائی، راوی کہتے ہیں : اس سے قبل
عمر رضی اللہ تعالی عنہ بھی یہ خواب دیکھ چکے تھے، لیکن انہوں نے اسے بیس روز تک
چھپائے رکھا اور بیان نہ کیا۔

راوی کہتے ہیں : پھر انہوں نے بھی
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواب بیان کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم فرمانے لگے : تمہیں خواب بیان کرنے سے کس چیز نے منع کیا تھا ؟ تو انہوں نے جواب
دیا عبداللہ بن زید مجھ سے سبقت لے گئے تو میں نے بیان کرنے سے شرم محسوس کی
چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

بلال اٹھو اور دیکھو تمہیں عبداللہ
بن زید کیا کہتے ہیں تم بھی اسی طرح کرو، چنانچہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے اذان
کہی"

سنن ابوداود حدیث نمبر (420).

عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ
بیان کرتے ہیں کہ : جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز کے وقت جمع
کرنے کے لیے ناقوس بنانے کا حکم دیا تو میرے پاس خواب میں ایک شخص آیا جس کے ہاتھ
میں ناقوس تھا میں نے کہا : اے اللہ کے بندے کیا تم یہ ناقوس فروخت کروگے ؟

تو اس نے جواب دیا : تم اسے خرید کر
کیا کروگے ؟ میں نے جواب دیا : ہم اس کے ساتھ نماز کے لیے بلایا کرینگے، تو وہ کہنے
لگا : کیا میں اس سے بھی بہتر چیز تمہیں نہ بتاؤں ؟

تو میں نے اس سے کہا : کیوں نہیں ، وہ
کہنے لگا :

تم یہ کہا کرو :

"

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ بہت بڑا ہے)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ بہت بڑا ہے)

اَشْہَدُ

أَن لا اِلٰہَ اِلا اللّٰہُ (

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْہَدُ أَن لا اِلٰہَ اِلا

اللّٰہُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ

اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْہَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ

اللّٰہِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

أَشْہَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ

اللّٰہِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ

(نماز کی طرف آؤ)

حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ

(نماز کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ

(فلاح و کامیابی کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ

(فلاح و کامیابی کی طرف آؤ)

اللَّہُ

أَكْبَرُ اللَّہُ أَكْبَرُ (

اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ بہت بڑا ہے)

لا إِلَہَ إِلا اللَّہُ

(اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں

)

راوی بیان کرتے ہیں : پھر وہ کچھ ہی
دور گیا اور کہنے لگا :

اور جب تم نماز کی اقامت کہو تو یہ
کلمات کہنا :

"

اللَّہُ أَكْبَرُ اللَّہُ أَكْبَرُ

(اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ بہت بڑا ہے)

أَشْہَدُ

أَنْ لا إِلَہَ إِلا اللَّہُ (

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْہَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ

اللَّہِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ

(نماز کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

(فلاح وکامیابی کی طرف آؤ)

قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ

(یقینا نماز کھڑی ہوگئی)

قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ

(یقینا نماز کھڑی ہوگئی)

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

(اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا
ہے)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں
).

عبد اللہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے
ہیں چنانچہ جب صبح میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو اپنی خواب بیان کی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان شاء اللہ یہ خواب حق ہے، تم بلال رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ کھڑے ہوکر اسے اپنی خواب بیان کرو، اور وہ اذان کہے، کیونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے.

چنانچہ میں بلال رضی اللہ تعالی عنہ
کے ساتھ کھڑا ہوا اور انہیں کلمات بتاتا رہا اور وہ ان کلمات کے ساتھ اذان دینے لگے، جب عمر رضی اللہ تعالی نے یہ اپنے گھر میں سنے تو وہ اپنی چادر کھینچتے ہوئے چلے آئے اور کہنے لگے:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے، میں نے بھی اسی طرح کی خواب دیکھی ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الحمد للہ"

سنن ابو داود حدیث نمبر (499).

یہ اس بات کی دلیل ہیں کہ اذان کی
ابتدرسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدنی دور یعنی مدینہ منورہ میں مشروع ہوئی،
اور یہ اس امت مسلمہ کی ایک فضیلت شمار ہوتی ہے جسے اللہ تعالی نے ساری امتوں پر
فضیلت دی ہے.

واللہ اعلم.